راشد الحق سمیع حقانی

ملک دشمنوں کی سازشیں اور حب الوطنی کا تقاضا

گذشتہ دنوں اسلام آباد میں ملک کی تمام چھوٹی بڑی قوم پرست کہلانے والی جماعتوں کا دوروزہ اجتماع ملک کے دارالحکومت، پارلیمنٹ، سپریم کورٹ اور ایوان صدر کے سائے تلے اور بھاری مینڈیٹ کے دعویدار وزیراعظم کی ناک کے نیچے ملک وملت کیخلاف زہرافشانی کرتے ہوئے اپنے ساتھ کئی تلخ سوالات چھوڑ گیا۔ اجتماع میں ان وطن دشمنوں نے حسب سابق پاکستان کیخلاف نفرت انگیز تقاریر کیں۔ یوں تو ہمیشہ سے ہی ان بدبختوں نے بیرونی آقاؤں کے اشارے پر مادروطن کو ننگی گالیاں دی ہیں۔ لیکن اس دفعہ انہوں نے مکمل یکجا ہوکر علی الاعلان پاکستان توڑنے، وفاق پاکستان کا کلی خاتمہ کرنے، دستور کو پھاڑنے اور صوبہ پنجاب کو فحش گالیاں دیں اور پاکستان زندہ باد کے نعرے کو گناہ کبیرہ کے مترادف قرار دیا۔ اس قسم کے خرافات وبکواسات کا دو روز تک ملک کے دارالخلافہ میں علے الاعلان اظہار ہوتا رہا۔ قومی اخبارات میں اس وطن دشمن اجتماع کی زہریلی تقاریر اور رپورٹیں مفصل طور پر آچکی ہیں۔

محترم قارئین کرام! آپ کو معلوم ہے کہ ان منتشر اور مردہ قوم پرست جماعتوں کو کس طاقت نے "حیات نو" بخشی اور ان بیرونی ایجنٹوں کو حب الوطنی کا سرٹیفکیٹ کس جماعت نے محض اپنے اقتدار کے حصول اور اس کو طول دینے کیلئے عطا کیا۔ اور ان نسلی و علاقائی متعصب جماعتوں کو قومی دھارے میں شمولیت کی قوم کو نوید دینے والے کون تھے؟۔ انہیں وطن دشمن قوتوں کو موجودہ وزیراعظم نے بڑی ڈھٹائی سے اپنے سینے سے لگاکر دینی اور مذہبی جماعتوں کو پس پشت ڈالا تھا۔ اس وقت کے سیاسی سنجیدہ اور خود مسلم لیگ کے کئی حلقوں نے حکمرانوں کو ان آستین کے سانپوں کے بارے میں اپنی تشویش کا بارہا اظہار کیا لیکن مسلم لیگ کے ہوس پرست اور اقتدار پسند حکمرانوں نے انکی صائب رائے کو درخوراعتناء نہیں سمجھا تھا اور اپنے اقتدار کی اڑانوں میں مست ومگن رہے۔ ماضی کے انتخابات میں اے این پی اور دوسری علاقائی قوم پرست جماعتوں کو پاکستانی غیور دینی جذبے سے سرشار عوام نے ہمیشہ کیلئے دفن کردیا تھا اور ان کی سیاست کو صرف پانچ دس سیٹوں تک محدود کردیا تھا لیکن وزیراعظم صاحب نے ان کو غیر معمولی اہمیت دیکر دس سال تک نہ صرف ان کو

شریک اقتدار بلکہ اپنا رازدار اور شریکِ کاروبار رکھا ۔ جب یہ قوتیں ہرلحاظ سے مسلم لیگی حکمرانوں کے طفیل قوی تر ہوگئیں اور ان کی تجوریاں بھر گئیں اور انہیں محسوس ہوا کہ مسلم لیگی حکومت کا بیڑہ ڈوبنے کے قریب ہے تو بھاگتے چوہوں کیطرح ان لوگوں نے اپنے حلیف جماعت کا ساتھ ایک ایک کر کے چھوڑ گئے اور ان کے ارادے ملکی اور بین الاقوامی حالات کو دیکھ کر بدلنا شروع ہوئے اور اس پر مہمیز یہ کہ افغانستان میں طالبان کی مکمل اسلامی حکومت نے افغانستان سے بچے کھچے کمیونسٹ آقاؤں سمیت تمام منحرف اور پاکستان دشمن افغان لیڈروں کو نکال باہر کردیا پھر تحریک طالبان کے متوقع اور ممکنہ اثرات جوکہ صوبہ سرحد اور بلوچستان میں شروع ہوچکے ہیں کے پیش نظر یہ متعصب جماعتیں اپنے بے شمار اختلافات کو چھوڑکر ایک ہوگئیں اور ملک وملت کے خلاف ایک اتحاد قائم کیا اور پندرھویں آئینی ترمیم کی آڑ میں مذہب اور اسلام کو جی بھر کر گالیاں دی گئیں ۔ یہ دراصل تحریک طالبان کی کامیابیوں کا بخار تھا، جوکہ انہوں نے مذہب، ملک اور دینی جماعتوں پر اتار دیا ۔ ان تمام باغیانہ اور ملک کے خلاف گھناؤنی سرگرمیوں کے باوجود حکمرانوں نے بجائے اس کے کہ ان کے خلاف فوری مقدمات دائر کرتے اور فوری کاروائی کیجاتی ۔ لیکن یہ ان وطن دشمنوں کو مزید عزت اور ملت کے خلاف ابھارنے کیلئے ان کے درباروں پر سجدہ ریزی کیلئے پہنچ گئے، حالانکہ ابھی تک قومی پریس اور میڈیا میں ان جماعتوں کے زہریلے نعروں کی صدائے بازگشت سنائی دی جارہی ہے ۔ وزیراعظم شریعت بل کی چھتری لے کر ان کو رام کرنے گئے تھے ۔ لیکن بگٹی نے شریعت کو مسترد کرتے ہوئے خودمختاری کا مطالبہ کرکے وزیراعظم کا منہ چڑایا ۔ وزیراعظم کو جو سبکی کوئٹہ میں حاصل ہوئی اسکو وزیراعظم کے نامور مشیروں نے کافی نہیں سمجھا اور نہ ہی وزیراعظم نے اس کا برا منایا ۔

کتنے شیریں ہیں تیرے لب کے رقیب
گالیاں کھاکے بے مزا نہ ہوا

اسکے ساتھ ہی وزیراعظم نے نئے مشن کیلئے ولی باغ (چارسدہ) کو پرواز کیلئے پر تولنے شروع کئے ۔ وہاں سے جو جواب وزیراعظم کو ملا ہے اس کے لئے غالب کا مصرعہ زیادہ موزوں ہے ۔

ع　بڑے بے آبرو ہوکر ترے کوچے سے ہم نکلے

ایک طرف ان وطن دشمن جماعتوں نے داخلی طور پر ملک، فوج، دستور، حکمرانوں اور دوقومی نظریہ کیخلاف متحد ہوکر جنگ شروع کردی ہے اور اس دفعہ اس کا آغاز دارالخلافہ اسلام آباد سے ہی شروع کردیا ہے ۔ یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے ۔ کہ یہ عجیب جمہوریت اور آزادی تحریر وتقریر ہے کہ ملک

توڑنے کے نعرے اور اس کیخلاف سازشیں دارالحکومت ہی میں کیجائیں ۔ بڑے بھائی صوبہ پنجاب کو گالیاں دی جائیں ، دستور پاکستان کو گندگی کا ڈھیر قرار دیا جائے اور اس پر طرہ یہ کہ آگے سے حکمران طبقہ اور انتظامیہ ان کی خوشامد کرتا نظر آتا ہے اس سے پہلے گذشتہ دنوں کراچی اور حیدر آباد میں قوم پرستوں نے قومی پرچم جلائے اور پھر انہی قوم پرستوں کو راضی کرنے کیلئے وزیراعظم لندن یاترا بھی کر بیٹھے ۔ اسلام آباد میں قوم پرستوں کی یہ تازہ جرات بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے ان قوتوں کو معلوم تھا کہ ہمارا کوئی بال بھی بیکا نہیں کرسکتا ، اگر حکمرانوں کا یہی وطیرہ رہا اور حصول اقتدار کیلئے ہر قسم کی باغیانہ سرگرمیوں کو برداشت کیا جارہا تو پھر خدانخواستہ دشمن ممالک کو ہمارے خلاف جارحیت کی ضرورت نہیں ہے ۔ ان لوگوں کی زہر ہلاہل میں ڈوبی ہوئی تقاریر اور پاکستان کی سلامتی کیخلاف سازش کے بعد ملک کی تمام محب وطن جماعتوں اور خصوصاً مذہبی قائدین اور پارٹیوں کے سربراہوں کو اسلام آباد ہی میں فوراً سرجوڑ کر اس فتنے کیخلاف متحدہ آواز اٹھانی چاہئیے جہاں پر یہ لوگ ان نام نہاد متعصب قوم پرستوں کا قلع قمع کریں وہیں ان نااہل حکمرانوں سے بھی بازپرس کریں اور ان کی سخت گرفت کریں ، کیونکہ انہی کی طفیل آج یہ برساتی مینڈک ٹرا رہے ہیں ۔ انشاء اللہ یہ ملک قائم ودائم رہے گا ۔ شریعت مطہرہ اور صالح قیادت ہی اس کا مقدر ہے ۔

عرفی تو میندیش زغوغائے رقیباں آواز سگاں کم نہ کند رزق گدارا (عرفی)

بقیہ صـ ۵۴ سے :- فاتح اندلس

شہروں ہی کے نہیں لوگوں کے دلوں کے بھی فاتح تھے ۔ انہوں نے اندلس کے جس شہر کو فتح کیا اسے دارالامان بنادیا ۔ وہاں حاکم مقرر کیئے اور انہیں امن قائم رکھنے کیلئے ضروری فوج دی ۔ شمالی افریقہ کے بربری قبائل جو بغاوت اور لوٹ مار کے عادی تھے ، موسیٰ کے حاکم اعلیٰ کا عہدہ سنبھالنے کے چند سالوں میں ان میں ایسی تبدیلی آئی کہ انہی بربروں نے سمندر پار جاکر اندلس میں اسلام کا نام روشن کیا اور علم وآگہی کی وہ شمعیں جلانے میں ممدومعاون ثابت ہوئے جس کی روشنی نے سات سو سال تک یورپ کے دانش کدوں کو منور کیئے رکھا ۔

بے شک : مومن کے جہاں کی حد نہیں ہے ۔

اس مضمون کی ترتیب وتدوین میں مندرجہ ذیل کتب سے استفادہ کیا گیا :

(۱) . تاریخ اسلام جلد دوم عہد بنوامیہ ۔ شاہ معین الدین احمد ندوی (۲) . مسلمان یورپ میں ۔ محمد احسان الحق سلیمانی (۳) . تاریخ اسلام ۔ ڈاکٹر حمید الدین (۴) . انسائیکلوپیڈیا آف اسلام (۵) . اردو دائرہ معارف اسلامیہ (اندلس)